روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 15/اگست 2011ء 14 رمضان 1432 ہجری 15 ظہور 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 188

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ کے دنوں میں روزہ رکھ لے تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گزرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے (-) (البقرۃ:185) جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے انہی ایام میں روزے رکھے تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اس پر بہرحال فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کا وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ:۔

”جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہوسکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پاکر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں۔ وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ تیری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی۔

خدا تعالیٰ نے دین (-) میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقات، حج،...... دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔...... کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص320)

روزہ دار کی صبح و شام

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ روزہ دار صبح کرتا ہے تو اس کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس کے اعضاء خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور شام تک قریبی آسمان والے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کے لئے آسمان نور سے روشن ہو جاتے ہیں۔

(کنزالعمال جلد8 صفحہ 455 حدیث نمبر 23630)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر سو گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید اٹھارہ کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم و بیش 14 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مدّ بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

روزہ میں جسمانی غذا کی کمی اور روحانی غذا میں اضافہ کریں

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 15/اکتوبر 2004ء میں فرماتے ہیں۔

تو فرمایا کہ روزوں کا تمہیں اس وقت فائدہ ہوگا جب جسمانی خوراک کم کر کے روحانی خوراک میں اضافہ کرو گے۔ صرف دنیا کی بے انتہا مصروفیتوں کے پیچھے نہ پڑے رہو۔ روزہ رکھ کے بھی سوائے یہ کہ صبح سحری کھالی اور پھر دنیاوی کاموں اور دھندوں میں مصروف ہوگئے۔ ورنہ تو دنیا دار بھی صحت کے خیال سے یا فیشن کے طور پر خوراک کم کر دیتے ہیں۔ تمہاری خوراک کی کمی جسم کی خوبصورتی یا صحت کے پیش نظر نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو۔ اور یہ رضا تبھی حاصل ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے تعلق پہلے کی نسبت زیادہ ہوگا۔ اس کی تسبیح اور اس کو تمام قدرتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس کی طرف زیادہ جھکو گے۔ تبھی روزہ شیطان سے بھی بچا کر رکھے گا اور تقویٰ میں بھی بڑھائے گا۔ ورنہ جیسا کہ مَیں نے کہا، بے شمار لوگ ایسے ہیں، .... میں بھی ایسے لوگ ہیں جن کے شیطان کھلے پھرتے ہیں، ان کو جکڑا نہیں جاتا اس لئے کہ وہ تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہے ہوتے اور ان کو کوئی خوف اور ڈر نہیں ہوتا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تقویٰ کے معیار حاصل کرنے کے لئے، نیکیوں میں بڑھنے کے لئے اور شیطان سے بچنے کے لئے، جو یہ ٹریننگ کورس ہے یہ کوئی اتنے لمبے عرصے کے لئے نہیں ہے کہ تم پریشان ہو جاؤ کہ اتنے دن ہم بھوکے پیاسے کس طرح رہیں گے۔ فرمایا کہ سال کے چند دن ہی تو ہیں۔ سال کے 365 دنوں میں سے صرف 29 یا 30 دن ہی تو ہیں۔ اتنی تو قربانی تمہیں کرنی ہوگی اگر تم شیطان سے محفوظ رہنا چاہتے ہو۔ اور نہ صرف شیطان سے محفوظ رہو بلکہ اللہ فرماتا ہے کہ میری رضا بھی حاصل کرو۔ اگر تم چاہتے ہو اور یہ خواہش ہے کہ میری رضا حاصل کرو، میرا قرب پانے والے بنو۔ فرمایا کہ جو لوگ مریض ہوں یا سفر پر ہوں، کیونکہ بیماری بھی انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے، مجبوری کے سفر بھی کرنے پڑ جاتے ہیں تو پھر جو روزے چھوٹ جائیں ان کو بعد میں پورا کرو۔ تو یہ سہولت بھی اللہ تعالیٰ نے اس لئے دی کہ فرمایا کیونکہ تم میری طرف آنے کے لئے، میرے سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ایک کوشش کر رہے ہو، ایک مجاہدہ کر رہے ہو، اس لئے مَیں نے تمہاری بعض فطری اور ہنگامی مجبوریوں کی وجہ سے تمہیں یہ چھوٹ دے دی ہے کہ سال کے دوران جو چھٹے ہوئے روزے ہوں وہ کسی اور وقت پورے کرلو۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں یہ چھوٹ تمہیں تمہاری اس کوشش کی قدر کرتے ہوئے دے رہا ہوں جو تم باقی دنوں میں اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالتے ہوئے میرا قرب پانے کے لئے میری خاطر کر رہے ہو۔ فرمایا کیونکہ یہ سب تمہارا عمل میری خاطر ہو رہا ہے اس لئے اگر تم عارضی طور پر بیمار ہو یا بعض سفروں اور مجبوری کی وجہ سے کافی روزے چھوٹ رہے ہیں اور مالی لحاظ سے اچھے بھی ہو تو فدیہ بھی دے دو یہ زائد نیکی ہے۔ اور بعد میں سال کے دوران روزے بھی پورے کرلو۔ اور جو مستقل بیمار ہیں یا عورتیں ہیں مثلاً دودھ پلانے والی ہیں یا جن کے پیدائش ہونے والی ہے وہ کیونکہ روزے نہیں رکھ سکتیں اس لئے ایسے مریضوں کے لئے اپنی حیثیت کے مطابق فدیہ دینا ہے۔

(روزنامہ الفضل 11/اکتوبر 2005ء)

عبدالسمیع خان

روزہ اور جھوٹ سے اجتناب

اللہ تعالیٰ کامل سچائی اور سراپا حق ہے اور قرآنی تعلیم بھی سراسر حق وحکمت پر مشتمل ہے اور اس کا رسولؐ بھی صدق مجسم ہے۔ اس لئے تعلق باللہ کا پہلا زینہ راستبازی اور حق گوئی ہے۔ پس انسان جتنا سچا ہوتا چلا جائے گا وہ خدا کے قریب ہوتا چلا جائے گا اور یہی رمضان کا مقصود ہے یعنی تقویٰ کا حصول ہے۔

تقویٰ کیا ہے؟

اعلیٰ ترین سچائیوں کو پہچاننے اور ان پر کاربند ہونے کا نام تقویٰ ہے۔ یہ سچائی عام روزمرہ زندگی کی ہو، سائنسی یا تاریخی حقائق ہوں یا روحانی زندگی کے معاملات ہوں ہر ترقی کا ہر دروازہ سچائی کی چابی سے کھلتا ہے۔

رمضان انسان کو باخدا بنانے کے لئے آتا ہے اس لئے رمضان کا ہم سے پہلا مطالبہ یہی ہے کہ ہم سچائی کی راہوں پر گامزن ہو جائیں۔ اگر انسان بھوکا پیاسا رہے اور خدا کی طرف بڑھنے کے لئے پہلا قدم نہ اٹھائے تو اس کے فاقے کی خدا کو کیا پرواہ ہو سکتی ہے اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه و شرابه

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم۔ حدیث نمبر 1770)

جو شخص جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے صرف جھوٹ بولنے کا ذکر نہیں کیا بلکہ جھوٹ پر عمل کرنے کا بھی ذکر کیا ہے۔ اگر آپ غور کریں تو جھوٹ ہر بدی کی ماں ہے اور جھوٹ پر عمل ہر بدی کا باپ ہے جس سے نئی بدیوں کی پیدائش ہوتی ہے۔ مثلاً شرک، بدظنی، غیبت، بہتان، تکبر، ظلم اسی کے شاخسانے ہیں۔ اسی لئے جس شخص نے رسولؐ اللہ سے پوچھا کہ مجھ میں بہت سی برائیاں ہیں آپ صرف ایک برائی چھوڑنے کا حکم دیں تو آپ نے فرمایا کہ جھوٹ چھوڑ دو۔ اس نے جھوٹ چھوڑ دیا رفتہ رفتہ تمام برائیوں سے دور ہوتا چلا گیا۔

سچائی پر کاربند ہونے کا نتیجہ کیا ہے

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ اور فسق وفجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق وفجور جہنم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب قول اللہ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین حدیث نمبر 5629)

یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آخری شریعت کی شکل میں کامل سچائی نازل کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے لئے اس دل کا انتخاب کیا جو سب سے سچا تھا اور اپنی قوم کی ہزاروں سال کی تاریخ میں صرف اسی کو صادق اور امین کا لقب دیا گیا اور پھر خدا نے بھی اسے حق کا لقب دیتے ہوئے فرمایا:

جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا۔

(بنی اسرائیل:82)

حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ یقیناً باطل کی سرشت میں ہی بھاگنا ہے۔

سچائی کے اس شہزادے نے اپنی قوم کو سچائی کی راہ پر ڈال کر انہیں ساری بدیوں سے پاک کر کے سونے کی ڈلی بنا دیا۔ آپ نے سچائی کی باریک ترین تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

بچوں کو بہلانے کے لئے بھی جھوٹ بولنے سے منع کیا۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب التشدید فی الکذب حدیث نمبر 4339)

مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے روکا۔

(حوالہ مذکورہ حدیث نمبر 4338)

تجارت کرتے ہوئے اپنا مال کے نقائص چھپانے سے منع کیا اور اچھے مال کے پردے میں برے مال کو چھپا کر بیچنے سے روکا۔

(بخاری کتاب البیوع باب اذا بین البیان حدیث نمبر 1937۔ ابوداؤد کتاب البیوع باب النہی عن الغش حدیث نمبر 2995)

اس تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں امت کو صدیقیت کے انعام سے نوازا گیا اور آج تک ہزاروں صدیقوں سے اس کا دامن بھرپور ہے۔

پس رمضان میں جہاں انسان کھانا پینا چھوڑ کر اور دیگر جائز باتوں سے رک کر خدا کی ذات سے ایک عارضی مشابہت پیدا کرتا ہے وہاں جھوٹ سے رک کر اور سچائی اختیار کر کے بھی خدا تعالیٰ سے سچی مشابہت کی طرف قدم اٹھانا نہایت بابرکت اور نفع بخش ہے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

عصر حاضر کی طب کی روشنی میں روزہ کی افادیت

رمضان کے روزوں کے انسانی صحت پر منفی نہیں بلکہ مثبت اثرات ہی پڑتے ہیں

قسط دوم آخر

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب

اعصابی بیماریوں کا روزوں سے علاج

جسم میں چربی بڑھنے کی وجہ سے اور مختلف سمی مواد جمع ہونے کی وجہ سے اعصابی نظام بھی بری طرح متاثر ہوتا ہے علاوہ ازیں عام دنوں میں زیادہ کھانے کی وجہ سے نظام ہضم اس کثیر غذا کو ہضم کرتا ہے تو اس کی طاقت جو غذا ہضم کرنے پر لگتی ہے اس کا اثر نظام اعصاب پر بھی پڑتا ہے اور اس میں کمزوری آنی شروع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ روزہ کی وجہ سے جہاں نظام ہضم کو آرام کرنے کا موقع ملتا ہے وہاں نظام ہضم کے اس آرام کی وجہ سے نظام اعصاب پر بھی دباؤ کم ہو جاتا ہے۔

سکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر راباگلیاتی Dr. Andrea Carlo Francisco Rabagliati نے مرگی کے کئی مریضوں کا علاج خاص طرز کے روزے رکھوا کر کیا جس میں وہ لمبے لمبے وقفہ سے صرف ایک لیٹر دودھ پینے کے علاوہ کچھ نہ دیتے۔ مرگی کے مریضوں پر اس طرز پر علاج کرنے کی ان کی تحقیقات دس سال سے زائد عرصہ تک محیط ہیں جس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ مرگی کے مریضوں کو اس موذی مرض سے نجات دلانے کا یہ سب سے کامیاب علاج ہے کہ انہیں اس خاص طرز کے روزے رکھوائے جائیں۔

ایک اور محقق پروفیسر ڈاکٹر مور کیولس Morculis نے اپنی تحقیقات سے یہ نتائج اخذ کئے کہ روزوں کے نتیجہ میں انسانی حواس بہتر طور پر کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں مثلاً قوت لمس مزید ترقی کر کے تیز ہو جاتی ہے اور انسان اس چھوئی جانے والی چیز کے بارے میں پہلے کی نسبت زیادہ صحیح اور بہتر آگاہی حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح چکھنے اور سونگھنے کی حسیں بھی زیادہ تیز ہو جاتی ہیں جبکہ ناک میں پیدا ہونے والے غیر ضروری مواد ختم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر شیلٹن کہتے ہیں حواس انسانی میں سے سننے کی حس روزوں سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھاتی ہے اور انہوں نے کئی کمزور سماعت والے افراد کا روزے رکھوا کر علاج کیا۔ اسی طرح ایک اور محقق Le Vanzin کہتے ہیں کہ تیس دن مسلسل روزے رکھنے سے دیکھنے کی حس میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔

طب میں نوبیل انعام یافتہ طبیب ڈاکٹر کیسیس کاریل اپنی ایک کتاب جس کا عربی ترجمہ "الإنسان ذلک المجهول" کے نام سے شائع ہوا میں لکھتے ہیں "کثرت کے ساتھ اور بار بار کھانا کھاتے رہنے سے انسانی جسم میں وہ نظام بیکار ہو جاتا ہے جو قلیل مقدار خوراک ہونے کی صورت میں جسم کے نظام کو چلاتے رہنے پر مامور ہے اسی لئے انسان ہر دور میں روزے رکھتا رہا ہے اور تمام کے تمام ادیان لوگوں کو روزوں کی طرف بلاتے رہے ہیں اور معین وقفوں کے ساتھ کھانا پینا چھوڑنے کی تلقین کرتے رہے ہیں۔ ان روزوں کے رکھنے سے شروع میں شدید بھوک کا احساس ہوتا ہے جو کبھی کبھی نظام اعصاب میں ہیجان کا باعث بنتی ہے پھر اس کے بعد کمزوری کا احساس ہوتا ہے لیکن دوسری جانب اسی کے ساتھ ساتھ بعض در پردہ امور ہیں جو ظاہر ہونے لگتے ہیں مثلاً جگر میں موجود جمع شدہ شکر متحرک ہونے لگتی ہے اور ساتھ ساتھ جلد کے نیچے جمع شدہ چربی بھی حرکت میں آتی ہے اور تحلیل ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اسی طرح تمام اعضاء جسم کے نظام کو چلائے رکھنے اور دل کو صحیح و سلامت رکھنے کے لئے اپنی جمع شدہ طاقتوں کی قربانی دے دیتے ہیں یعنی ان کو استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پس روزہ دراصل ہمیں صاف ستھرا کرتا ہے اور ہمارے جسم کے پرانے خلیات اور ریشوں کو بدل کر ان کی جگہ نئے تازہ دم خلیات اور ریشے لانے کا باعث بنتا ہے"۔

یہاں اس کتاب میں کاریل جس قسم کے روزوں کا ذکر کرتا ہے وہ مکمل طور پر دینی روزوں سے مشابہ ہیں۔

روزوں سے نفسیاتی مریضوں کا علاج

نفسیاتی امراض ہر دور میں اور ہر معاشرہ میں ایک مشکل مسئلہ بنی رہی ہیں۔ آج بھی جدید ادویات کے علاوہ کئی اور طریق مثلاً مسمریزیم، ہپناٹزم، مقناطیسی علاج وغیرہ نفسیاتی مریضوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں لیکن سوفی صد کامیابی نہیں ہوتی۔ نفسیاتی یا ذہنی امراض کے کئی معالجین اور اس حوالہ سے تحقیقات کرنے والوں کی توجہ اس طرف ہوئی ہے کہ روزے رکھنے سے نفسیاتی امراض یا تو کم پیدا ہوتی ہیں یا اگر یہ مسائل شروع ہو جائیں تو روزوں سے ان کا علاج زیادہ بہتر انداز میں ہوسکتا ہے۔

ڈاکٹر ابراہیم الراوی کہتے ہیں کہ ٹینشن، وہم، خوف اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی جسمانی امراض مثلاً چہرے کی طرف خون کا دباؤ، ہاتھ اور ہاتھوں کی انگلیوں کا کانپنا، بولتے ہوئے تتلانا اور اعصابی نظام کا کمزور ہوتے جانا یہ سب بعض ہارمونز مثلاً اڈرینلین اور انسولین وغیرہ میں خلل کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان تمام ذہنی امراض اور ان کی وجہ سے پیدا ہونے والی ان جسمانی امراض سے نپٹنے کے لئے نفسیاتی امراض کے معالجین کی تحقیقات کے بعد یہ رائے ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھیں کیونکہ خالی پیٹ ہونے کی وجہ سے انسان کی جب قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے تو وہ ان امراض کا آسانی سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

کیہارت کہتا ہے کہ روزے قوت ارادی کو مضبوط بنانے میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اس طرح انسان شہوات نفس پر آسانی سے قابو پالیتا ہے۔ شیلٹن کے نزدیک روزے سے قوت ادراک بہت بہتر ہوتی ہے اسی طرح قوت فکر اور قوت توجہ اور اسی طرح انسان کے اندر درست تخمینے اور اندازے لگانے کی صلاحیتیں بہتر ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے پھر عقل کی تمام کارکردگی میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔

ڈاکٹر نبقو لائف اور اس کے ساتھیوں نے شیزیوفرینیا، تنہائی پسندی، ڈپریشن وغیرہ کے 1500 مریضوں کا علاج انہیں 20 سے 30 روز تک روزے رکھوا کر یا اپنے خاص پروگرام کے مطابق بھوکے رکھ کر کیا تو ان کو ان امراض سے نجات مل گئی یا ان میں کمی آگئی اور ایسے مریض اپنی نارمل حالت کی طرف لوٹ آئے۔

روزوں کے انسانی فکری صلاحیتوں پر اثر کے بارے میں ڈاکٹر ابراہیم الراوی لکھتے ہیں کہ روزے کی وجہ سے نظام ہضم کی طرف جو جسم انسانی کی قوت صرف ہوتی تھی اب وہ دماغ پر صرف ہونے لگتی ہے جس کے نتیجہ میں دماغ کے خلیوں میں چستی پیدا ہوتی ہے اور اس کی فکری صلاحیتیں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں اور دماغ کے خلیوں میں خون وافر مقدار میں پہنچتا ہے جس کی وجہ سے دیگر فوائد کے علاوہ دماغ کا حجم بڑھ جاتا ہے جس سے ذہن کے تمام وظائف میں بہتری پیدا ہوتی ہے"۔

(http://www.science4islam.com/index.aspx?act=da&id=257)

جی ہاں! انسانی دماغ کم و بیش پندرہ ہزار ملین خلیات پر مشتمل ہوتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے غور و فکر اور سوچ بچار کی خارق عادت قدرات الہام کی ہوئی ہیں اور جو مسلسل حرکت میں رہتے ہیں اور انسان کو درپیش الجھنوں کی گتھیوں کو سلجھانے میں لگے رہتے ہیں اگر ان کی طرف خون کا بہاؤ ضرورت سے کم ہو جائے تو یہ کمزور ہو کر تباہ ہونا شروع کر دیتے ہیں اور اگر ان کی طرف خون کا دباؤ مناسب ہو تو ان کی عمر بڑھتی ہے اور ان کے غور و فکر کی طاقتیں بڑھتی ہیں اور روزہ یہ کام کرتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں ان خلیات کو خون وافر مقدار میں مہیا ہو جاتا ہے۔

خودکشی کے واقعات میں رمضان میں کمی

روزوں کا انسانی نفسیات پر مثبت اثر کا ایک بین ثبوت یہ ہے کہ تحقیقات یہ ثابت کرتی ہیں کہ رمضان میں باقی مہینوں کی نسبت خودکشی کے واقعات میں واضح کمی ہوتی ہے۔ 1992ء میں ڈاکٹر ڈراڈکہ نے اردن میں اس حوالہ سے اپنی تحقیقات کیں اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ باقی مہینوں کی نسبت رمضان میں خودکشی کرنے کی تعداد نہایت کم رہتی ہے۔ خصوصاً 1987ء اور 1991ء کے سالوں میں ماہ رمضان میں یہ تعداد نہایت کم تھی۔

(Effects of fasting in Ramadan on Tropical Asiatic Moslems, British Journal of Nutrition 1992 بحوالہ التغيرات الحيوية والفزيولوجية مصنفہ معز الاسلام عزت فارس صفحہ 9)

ڈاکٹر ایلن ساوری Alain Saury نے اپنی تحقیقات کے بعد یہ شائع کیا کہ روزوں کی وجہ سے وہ لوگ جو ستر سال کی عمر سے تجاوز کر چکے تھے روزے رکھنے کے بعد ان کی جسمانی اور ذہنی اور فکری صلاحیتیں بدرجہا بہتر ہو گئیں اور وہ اپنے صنعتی یا زراعتی کام اسی چستی سے کرنے لگے جس طرح پہلے کرتے تھے۔

روزے کا نظام تولید پر اثر

دین حق کی یہ تعلیم ہے کہ اگر شادی کی طاقت

نہ ہو لیکن طبعی جسمانی طاقتیں اس کی متقاضی ہوں تو اس صورت میں روزے رکھے جائیں جس سے اس طبعی جنسی طاقت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ لیکن اس سے کوئی یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اس طرح لمبا عرصہ روزے رکھنے سے یہ قوت مستقل طور پر کمزور ہو جائے گی۔ لیکن موجودہ تحقیقات نے اس اعتراض کو رد کر دیا ہے۔ ان تحقیقات کے مطابق روزے جنسی طاقت میں وقتی کمی لاتے ہیں نہ کہ مستقل کمی بلکہ اس پہ مستزاد یہ کہ روزے دار جب روزوں کی حالت سے نکل کر عام طرز زندگی کی طرف لوٹتے ہیں تو ان کے نظام تولید میں کمزوری یا نقص پیدا ہونے کی بجائے بہتری پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر شیلٹن کی تحقیقات کے مطابق روزے رکھنے سے ابتداء میں تو جنسی کمزوری واقع ہوتی ہے لیکن یہ کمزوری وقتی ہوتی ہے لیکن جب وہ روزے چھوڑتا ہے تو مرد و زن دونوں میں نہ صرف یہ کہ ان کی جنسی قوتیں واپس آتی ہیں بلکہ پہلے کی نسبت اس میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔ یہ ڈاکٹر اپنے ایک تجربہ کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک ایسے مریض کو جو کسی وجہ سے جنسی کمزوری کا شکار ہو گیا تھا روزے رکھوانے شروع کئے۔ ایک ماہ کے روزے رکھنے کے بعد اس کی جنسی طاقتیں واپس لوٹ آئیں اور وہ درست ہو گیا۔ اسی طرح ڈاکٹر شیلٹن اپنی تحقیقات سے یہ بھی نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ روزے رکھنے سے عورت کے تولیدی نظام کے اعضاء میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور اگر کسی ذہنی کمزوری یا بعض دیگر وجوہات کی وجہ سے اس حوالے سے بعض خوف ذہن پر طاری ہو چکے ہوں جو حمل قرار پانے میں روک بنتے ہوں تو روزہ رکھنے سے ان کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے۔

(The Science and Fine Art of Fasting by Dr.Herbert M Shelton-Vitality, Fasting and Nutrition by Hereward Carrington. Rebman company New Yourk 1908 page:501

سعودی عرب کے ہسپتالوں میں جب حمل قرار پانے کے اعداد و شمار کو دیکھا گیا تو یہ حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ رمضان کے بعد شوال کے مہینے میں حمل قرار پانے کے کیسز بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس سے ڈاکٹرز نے اس حوالہ سے تحقیقات شروع کیں کہ کیا رمضان کے روزے رکھنے سے مرد و عورت کے تولیدی ہارمونز میں کوئی ایسی تبدیلی ہوتی ہے جو مرد و زن میں بانجھ پن کو ختم کرتی ہے اور نظام تولید کو مضبوط کرتی ہے؟ ان تحقیقات کا نتیجہ مثبت نکلا اور مرد و زن میں ایسے ہارمونز میں زیادتی رمضان کے مہینے میں روزہ رکھنے والوں میں ہوئی جو بانجھ پن کو ختم کرتے ہیں اور قوت تناسل کو بڑھاتے ہیں یا ایسے ہارمونز میں کمی کا پتہ چلا جن کی زیادتی سے بانجھ پن پیدا ہوتا ہے یعنی باوجود اس کے کہ شہوانی قوتوں میں وقتی کمی ہوتی ہے اور انسان میں اس طاقت کو قابو میں رکھنے کے لئے قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے لیکن اس نظام کو مستقل طور پر کوئی نقصان نہیں پہنچتا بلکہ فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی کے ڈاکٹر حسن نصرت اور ڈاکٹر منصور سلطان نے 22 سے 25 سال کی خواتین پر رمضان کے مہینے میں ریسرچ کی تو یہ نتائج سامنے آئے کہ خواتین کے لئے نہایت ہی اہم ہارمون Progesterone میں کوئی کمی بیشی نہ ہوئی لیکن ایک اور ہارمون Prolactin یا luteotropic hormone جو چھاتیوں میں دودھ پیدا کرتا ہے اس کی اسی فیصد خواتین میں کمی ہوئی اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر اس ہارمون کی عورت میں حد سے زیادہ پیدائش شروع ہو جائے تو وہ بانجھ ہو جاتی ہے۔

(http://www.aklaam.net/forum/showthread.php?t=31427&page=2)

روزہ کے دوران منہ کی بدبو میں حکمت

ڈاکٹر ایرٹ آرنلڈ Ehret Arnold لکھتے ہیں کہ زبان کی تہہ معدہ کی اندرونی تہہ کی عکاسی کرتی ہے۔ جب انسان روزہ کے دوران بھوکا ہوتا ہے تو اس دوران معدہ اپنے اندر چھپے ہوئے گندے مادوں کو باہر اپنی تہہ پر پھینکتا ہے (اس ہیجان کی وجہ سے جو معدہ میں بھوک کی وجہ سے ہوتا ہے) اور اسی طرح کی ایک تہہ زبان پر بھی بنتی ہے اور جس کے نتیجہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے۔

(Rational fasting by Ehret Arnold translated from Germen published by Kranke Menschen Page: 7)

گویا یہ بدبو دراصل معدے کے گندے مواد ہیں جو روزہ کی وجہ سے معدے سے خارج ہوتے ہیں اور پھر زبان کے ذریعہ باہر نکل جاتے ہیں۔ چونکہ یہ بدبو دراصل روزہ دار مؤمن کی صحت کی ضامن بن جاتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کو کستوری سے زیادہ پسند ہے کیونکہ خدا کی خاطر مؤمن جب روزوں کی مشقت کے بعد صحت مند ہوتا ہے تو اپنے دینی فرائض پہلے سے بہتر انداز میں ادا کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

شوال کے روزوں کی حکمت

بعض مسلمان اطباء کہتے ہیں کہ روزہ خون میں یورک ایسڈ، فاسفیٹ، امونیا اور مگنیشیا جیسے مواد کے جمع ہونے سے روکتا ہے جن کی خون میں زیادتی کی وجہ سے جوڑوں، مثانہ، گردوں وغیرہ کی مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ کہ ایک روزہ کا روزہ دس یوم تک کے لئے جسم انسانی کو ان زہریلے مادوں سے پاک رکھتا ہے۔ اس طرح اگر کوئی ایک ماہ کے روزے رکھے تو دس ماہ تک کے لئے اس کا جسم زہریلے مواد سے پاک ہو جاتا ہے"۔

((http://www.science4islam.com/index.aspx?act=da&id=257)

ان اطباء کی تحقیق سے رمضان کے مہینے کے بعد شوال کے روزے رکھنے کی حکمت سمجھ آتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ " من صام رمضان ثم أتبعه بست ......"

(سنن ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم ستۃ من شوال)

یعنی جو رمضان کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھتا ہے تو اس کا یہ عمل عمر بھر کے روزوں کے برابر ہے۔ رمضان کے روزے سے جسم انسانی دس ماہ کے لئے صاف ہو جاتا ہے اور پھر اگر وہ شوال کے چھ روزے بھی رکھ لے تو بارہ ماہ یعنی سال بھر کے لئے اس کا جسم زہریلے مواد سے صاف رہتا ہے اور اسی طرح اگر وہ ساری عمر اس طریق پر عمل پیرا رہے تو گویا اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ساری زندگی اپنے جسم کو پاک صاف رکھنے کا سامان مہیا کر دیا ہے۔ یہ ہے خدا کی صفت رحمانیت جو دین حق کے ذریعہ انسان کی خاطر روزوں کی شکل میں جلوہ گر ہوتی ہے۔

اصل چیز روحانیت ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

میں دوستوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اصل چیز روحانیت ہے اگر اس کی طرف توجہ نہ کی جائے تو جس غرض کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ باطل ہو جائے گی۔ جب ہم تدابیر اختیار کرتے ہیں یا قانون بناتے ہیں تو یہ بات ہمارے مدنظر ہونی چاہئے کہ یہ سب ضمنی باتیں ہیں اور انہیں ہم اس لئے اختیار کرتے ہیں کہ ان کے اندر روحانیت کو مخفی کر دیا گیا ہے یا ان سے وابستہ کر دیا گیا ہے لیکن جس وقت ہم ان چیزوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ہمارے خیالات روحانیت سے ہٹ کر مادیات کی طرف چلے جاتے ہیں اور ہم اس خطرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ روحانیت ٹوٹ نہ جائے اس لئے ہمیں ہمیشہ بیدار رہنا چاہئے۔ گو ہم مادیات پر گفتگو کرنے کے لئے مجبور ہیں اور خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہم ایسا کرتے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تدابیر سے کام لو اس لئے ہم ان سے کام لیتے ہیں ورنہ کامیابی کے لئے خدا تعالیٰ پر ہی ہمارا توکل ہے۔ اگر ہم ہر وقت اپنے دل میں یہ خیال نہ رکھیں گے تو ہمارے دماغ مادی طور پر غور کرنے کے عادی ہو جائیں گے اور روحانیت تباہ ہو جائے گی۔ خوب یاد رکھو ہمارے سارے کام خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی چلتے ہیں۔ میں اس قسم کے دعوے نہیں کیا کرتا کہ مجھے یہ کشوف اور یہ رؤیا ہوئے۔ مأموروں کے لئے تو ضروری ہوتا ہے کہ ایسا کریں مگر دوسروں کے لئے ضروری نہیں ہوتا مگر کئی لوگ ایسا کرتے ہیں۔ مجھے ہمیشہ سے اس بارے میں حجاب رہا ہے اور بجائے اس کے کہ اس بارے میں اپنے لمبے تجربے سناؤں میں یہی چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا دوسروں سے بھی ایسا ہی سلوک ہو اور وہ بھی اسی طرح لذت حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے حصہ لیں لیکن بعض طبائع سمجھتی ہیں جو شخص جس چیز کا دعویٰ نہ کرے اس میں وہ ہوتی ہی نہیں اس لئے میں کہتا ہوں روحانیت سے میں ناواقف نہیں ہوں، شرم کی وجہ سے اپنی کیفیت بیان نہیں کرتا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ روحانیت کے بغیر سلسلہ ہیچ ہے۔

تم سکول بناؤ، کالج بناؤ، یونیورسٹی بناؤ، کچھ بناؤ اگر تمہارے مدنظر یہ بات نہیں کہ یہ سب ضمنی باتیں ہیں اصل مقصد خدا تعالیٰ کا قُرب اور اُس کا فضل حاصل کرنا ہے تو پھر کچھ بھی نہیں۔ تمام قسم کی ترقیوں کے باوجود اگر تم اپنے اندر تذلل نہیں محسوس کرتے تو پھر کوئی ترقی ترقی نہیں بلکہ تنزّل ہے۔ بیداری نہیں بے ہوشی ہے، زندگی نہیں موت ہے۔ اس کو مدنظر رکھنا اور اس کے پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہر احمدی کا اوّلین فرض ہے۔ اصل کوشش اس بات کی ہونی چاہئے کہ نفسوں کے اندر یہ باتیں پیدا ہو جائیں۔ میں کبھی کبھی اشعار میں جو بظاہر عشقیہ معلوم ہوتے ہیں خاص باتوں کی طرف اشارہ کر جاتا ہوں۔ میں نے ایک شعر میں اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے۔

خلق و تکوین جہاں راست پہ سچ پوچھو تو
بات تب ہے کہ میری بگڑی بنائے کوئی

یعنی دنیا کی ترقی مجھے کیا نفع دے سکتی ہے اگر میرے اندر کوئی ترقی نہیں پیدا ہوئی۔ اس میں میں نے جماعت کو یہ بتایا ہے کہ ہمارے مدنظر یہ مقصد ہو کہ ہم کو یہ چیز حاصل ہو۔ اگر ہمیں حاصل نہیں تو پھر ایسی ہی مثال ہے کہ ایک شخص تو ریوڑیاں کھا رہا ہے اور دوسرا منہ چڑا رہا ہے۔ اس نقال کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس کی کوشش تو یہ ہونی چاہئے کہ بجائے دوسرے کے منہ کی شیرینی پر منہ مارنے کے اس کے منہ میں شیرینی آ جائے۔ پس ہر احمدی کو روحانیت کی ترقی کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

(خطابات شوریٰ جلد1 ص519)

قرآن کریم خدا تعالیٰ کا قول اور سائنس اس کا فعل ہے

مکرم بشیر الدین کمال صاحب

ایک وقت تھا کہ لوگ علوم جدیدہ کو حاصل کرنے کے مخالف تھے اور سائنس کو قرآن کریم کی تعلیم کے مخالف سمجھا جاتا تھا۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

میں ان ......کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات ...... سے بدظن کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس ...... سے بالکل متضاد چیزیں ہیں کیونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے"۔ (ملفوظات جلد اول ص 43)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

"ن۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔ تو اپنے رب کی نعمت کے طفیل مجنون نہیں ہے۔ اور یقیناً تیرے لئے ایک لامتناہی اجر ہے اور یقیناً تو بہت بڑے خلق پر فائز ہے۔ پس تو دیکھ لے گا اور وہ بھی دیکھیں گے کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے۔ (سورۃ قلم آیت 2 تا 7)

سورۃ قلم میں اللہ تعالیٰ نے قلم دوات اور جو وہ لکھتی ہے کو شہادت کے طور پر پیش فرمایا ہے تمام علوم قلم دوات سے ہی لکھے جاتے ہیں خواہ اردو، عربی، فارسی، حساب، جغرافیہ یا سائنس وغیرہ سب کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ یعنی سب علوم کا اللہ تعالیٰ احاطہ کئے ہوئے ہے اور کوئی علم اس کے احاطہ سے باہر نہیں۔ خواہ سائنس وغیرہ کیوں نہ ہو۔

خدا تعالیٰ رب العالمین ہے وہ تمام جہانوں، تمام قوموں، تمام انسانوں کا رب ہے۔ وہ امریکہ کے اندر رہنے والوں کا بھی رب ہے۔ افریقہ کے رہنے والوں کا بھی رب ہے۔ مشرق وسطیٰ کے رہنے والوں کا بھی رب ہے۔ پاکستان، ہندوستان اور جزائر کے رہنے والوں کا بھی رب ہے۔ غرضیکہ دنیا کے تمام ملکوں اور ان میں بسنے والوں کا رب ہے۔ اپنے فرمان کے مطابق کہ "تم مجھے پکارو میں تمہاری سنتا ہوں" ان کی زبانوں میں سنتا ہے اور انہی کی زبانوں میں جواب بھی دیتا ہے۔ اس لئے کہ وہ تمام علوم/ زبانوں کو جانتا اور ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے بلکہ ان کا خالق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قلم دوات کو جو شہادت کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ اس کا پاک کلام قرآن کریم ایک وقت آئے گا کہ ہر قوم کی زبان میں ترجمہ ہوگا۔ ہر قوم اس کو پڑھے گی اور سمجھے گی بھی کیونکہ وہ پاک کلام تمام جہانوں اور تمام قوموں کے رب کی طرف سے ہے اور وہ کسی قوم کو بھی اس کے فیض اور برکتوں سے محروم نہیں کرنا چاہتا۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی طرف سے کم و بیش 70 زبانوں میں اس کے ترجمے ہو چکے ہیں۔

پھر ایک وقت آئے گا کہ قرآن کریم دین حق اور محمد رسول ﷺ پر جو رکیک حملے کئے جائیں گے قلم دوات کے ذریعہ سے ان کا نہ صرف دفاع کیا جائے گا اور دشمن کے دانت توڑے جائیں گے بلکہ اس کے ذریعہ دین حق کی حقانیت اور محمد رسول اللہ ﷺ کے اعلیٰ اور بلند اخلاق کا تذکرہ دنیا پر اجاگر کیا جائے گا۔ کیونکہ ایک وقت آئے گا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق پر حملے کئے جائیں گے جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال سے زائد عرصہ پہلے ہی قرآن کریم میں اسی سورۃ میں فرما دیا تھا۔ یقیناً تو البتہ خلق عظیم پر ہے۔ پس ضرور تو دیکھے گا اور وہ بھی دیکھیں گے کہ کون تم میں سے خبطی ہے۔ (سورۃ قلم) پس آپ کی ذات پر اور دین حق نیز قرآن کریم پر مخالفین نے حملے کرنے تھے۔ جبکہ قلم دوات کے ذریعہ تمام دنیا میں نہ صرف اس کا دفاع کرنا تھا۔ بلکہ دشمن پر تابڑ توڑ حملے بھی کرنے تھے۔ پس کس طرح خدا تعالیٰ کی بات پوری ہو رہی ہے۔ اس کو کہتے ہیں قلم کا جہاد جو کہ آج ہو رہا ہے اور جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور جس کو خدا تعالیٰ نے شہادت کے طور پر پیش فرمایا ہے۔

اب میں اپنے اصل موضوع یعنی سائنس کی طرف آتا ہوں۔ سائنس سے مراد ترقی یافتہ انسان کی عقل، سوچ، سمجھ اور تجربہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا علم ہے۔ ترقی یافتہ انسان اس لئے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں ترقی کا مادہ رکھا ہے۔ جبکہ باقی ماندہ اشیاء یعنی جانوروں اور درختوں وغیرہ میں نہیں، مثال کے طور پر آج سے دو ہزار یا اس سے زائد عرصہ کے انسان اور آج کے انسان میں فرق ہے۔ دو ہزار سال پہلے چرند پرند درخت وغیرہ وہی ہیں جو آج ہیں جبکہ آج کا انسان دو ہزار سال پہلے کے انسان کی نسبت زیادہ ترقی یافتہ ہے اور مختلف ہے اور ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور ترقی کی طاقت رکھتا ہے۔

اب ثابت کرنا یہ مقصود ہے کہ سائنس جس کا اللہ تعالیٰ احاطہ کئے ہوئے ہے کیا اس کا فعل ہے۔ مثلاً سب سے پہلے ہم سائنس آف بلڈنگز (Science of Buildings) کو ہی لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا قول

"جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام خانہ کعبہ کی دیواروں کو اٹھا (تعمیر) رہے تھے اور دعا کر رہے تھے اے ہمارے رب ہماری دعاؤں کو قبول فرما یقیناً تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے"۔

دوسرا قول

"اور اللہ نے بنائے تمہارے لئے تمہارے گھر جگہ رہنے کی اور بنائے تمہارے لئے چارپایوں کی کھالوں سے گھر کہ تم ہلکا پاتے ہو ان کو اپنے سفر کے وقت اور نیز اپنے قیام کے وقت"۔ (سورۃ نحل آیت 79)

پہلی آیت میں خانہ کعبہ کی دیواروں کی تعمیر کا ذکر ہے اور پھر یہ دیواریں بیت الذکر اور بیت کی اور دیگر عمارات کی بھی ہو سکتی ہیں۔ اس سے ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ جب بھی آپ تعمیر کریں تو ساتھ ساتھ دعائیں بھی کریں تا کہ وہ عمارت بابرکت ہو جائے خصوصاً بیت الذکر کی تعمیر کے وقت دعائیں تو خیر ہر وقت کرتے رہنا چاہئیں۔ کوئی بھی عمارت تعمیر کرنے کے لئے مٹی، ریت، پتھر، چونا، سیمنٹ، لکڑی، اینٹیں اور لوہا وغیرہ درکار ہے۔ کسی زمانہ میں عمارت، گھر وغیرہ پتھر، لکڑی وغیرہ سے تیار کئے جاتے تھے۔ پہاڑی علاقوں میں اب بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ میدانی علاقہ میں تعمیر کے لئے چھوٹی اینٹ اور مسالہ (جو چونا اور سرخی وغیرہ ملا کر تیار کیا جاتا تھا) استعمال کیا جاتا تھا۔ پھر سائنس کے ذریعہ ترقی ہوئی اور سیمنٹ کی ایجاد ہوئی۔ لوہے کا استعمال ہونا شروع ہوا۔ بڑے سائز کی اینٹیں بھی ایجاد ہوئیں۔ ان سب کے استعمال سے عمارات تعمیر ہونا شروع ہوئیں۔ ایسے میٹیریل سے کام لینے والے اور ایجاد کرنے والے خصوصاً سیمنٹ اور آر سی سی (RCC) فن تعمیر کے ماہر ہی تھے جن کو خدا نے عقل اور سوچ دی۔ لیکن غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کا خالق خدا ہی ہے۔ دیکھئے اینٹ معمولی سی چیز ہے بظاہر جو مٹی سے بنتی ہے مٹی بھی تو خدا نے ہی پیدا کی ہے۔ آج تک کوئی سائنسدان مٹی نہیں بنا سکا۔ پھر سیمنٹ ہے جو ایک خاص قسم کے پتھر کو پیس کر تیار کیا جاتا ہے کچھ کیمیکل ملا کر، لوہا جو استعمال ہوتا ہے یہ پتھر، مٹی، چونا سب خدا تعالیٰ ہی کے پیدا کردہ ہیں۔ انسان نے تو خداداد عقل سے کام لے کر ان سے ایجادات کیں، ان سے کام لیا۔ جس کے نتیجہ میں آج انسان بڑی بڑی عمارات تعمیر کر رہا ہے پہلے زمانہ کے لوگ بھی عمارات تعمیر کرتے تھے۔ ان کا مسالہ آج کے مسالہ سے مختلف تھا، اینٹوں کا سائز مختلف تھا، پھر پہلے زمانہ کے لوگوں کے رہنے سہنے کے طریقے آج کے انسان سے بالکل مختلف تھے۔ لیکن تعمیر وہ بھی کرتے تھے۔ آج بھی ہو رہی ہیں۔ سائنس کی ایجادات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔

پس معلوم ہوتا ہے خانہ کعبہ کی دیواروں کی تعمیر کا طریقہ اور نقشہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذہن میں ڈالا تھا۔ یہ قول تھا خدا تعالیٰ کا اور آج کی سائنس نے خدا تعالیٰ کے قول کو فعل کی شکل دے دی ہے۔

پھر سائنس آف ہیلتھ ہے (Science of Health) خدا تعالیٰ کا قول ہے۔ "جب تم بیمار ہوتے ہو تو میں تم کو شفاء دیتا ہوں"۔

انسان جب بیمار ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ ہی شفاء دیتا ہے۔ شفاء کے لئے سائنسی علوم کے ذریعہ بہت سی دوائیں اور مشینیں، مثلاً X-Ray، ECG الٹراساؤنڈ، خون ٹیسٹ کرانے والی مشینیں وغیرہ وغیرہ ایجاد ہوئی ہیں۔ جن کو استعمال میں لا کر ڈاکٹر صاحبان مریض کی مرض کا پتہ لگاتے ہیں۔ پتہ لگانے کے بعد پھر مختلف دوائیوں سے اس کا علاج کرتے ہیں۔ دوائیاں بھی جڑی بوٹیوں سے سائنسی طریقہ سے بنتی ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں۔ ایک وقت تھا کہ حکمت سے ہی یعنی خالص جڑی بوٹیوں سے ہی علاج کیا جاتا تھا۔ آپریشن وغیرہ نہیں کئے جاتے تھے، آجکل سائنسی ترقی کے باعث آپریشن کے لئے بہت سی مشینیں وغیرہ استعمال کی جاتی ہیں۔ خواہ آپریشن کسی بھی عضو کا ہو۔ اس طرح انسان شفاء پاتا ہے۔ تو معلوم ہوا خدا کا قول کہ جب تم بیمار ہوتے ہو تو میں ہی شفاء دیتا ہوں۔ سائنس کس شان سے خدا تعالیٰ کے فعل شفاء کی شہادت دیتی ہے۔ ہاں جب خدا تعالیٰ کسی کو مارنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو یہ مشینیں اور یہ دوائیاں بھی ناکام ہو جاتی ہیں۔ اس طرح خدا کا قول کہ "میں ہی مارتا اور میں ہی زندہ کرتا ہوں" بڑی شان سے پورا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان بالکل ختم ہو چکا ہے۔ لوگ بظاہر بالکل ناامید ہو چکتے ہیں۔ ہاں پھر خدا تعالیٰ "میں زندہ کرتا ہوں"۔ کا فعل صادر فرماتا ہے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں۔

ایک واقعہ لکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کیسے زندہ کرتا ہے۔ ہمارے محلّہ کے ایک دوست کے دل کا آپریشن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ہونا قرار پایا۔ آپریشن سے پہلے انہوں نے دعا مانگی کہ رب ارنی کیف تحی الموتی کہ اے میرے رب دکھا تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ آپریشن کامیاب ہوگیا۔ جب ٹانکے لگائے گئے ٹانکے لگانے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے محسوس کیا کہ دل بند ہوگیا ہے۔ یہاں تک کہ سکرین پر انا للہ لکھا آگیا۔

ڈاکٹر صاحب نے فوری طور پر ہاتھ سے ٹانکے توڑ کر دل کو چلانے کی کوشش کی۔ آپ نے تمام عملہ کو بلالیا۔ آپ کی کوشش سے کامیابی تو ہوئی۔ تاہم تھوڑے عرصہ بعد ڈاکٹر صاحب نے گھر والوں کے سامنے مایوسی کا اظہار کیا۔ رات کو گیارہ بجے بیوی بچوں کو بلا کر مریض کو دکھا دیا گیا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ صبح پتہ کرنا۔ وہ مایوس ہو کر گھر چلے گئے۔ صبح کو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مریض کو ہوش آگیا۔ سب بہت خوش۔ خدا نے کیسے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے مار دیا اور پھر زندہ کر دیا اور مریض کو ہی دکھا دیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرتا ہے۔

پھر سائنس آف ایگریکلچر ہے (Science of Agriculture)

خدا تعالیٰ کا فرمان ہے ''اور وہی ہے جس نے اتارا ہے آسمان سے پانی پھر ہم نے نکالیں اس سے روئیدگیاں ہر قسم کی۔ پھر ہم نے نکالی اس سے سبزی ہم نکالتے ہیں اس سے دانہ ایک پر ایک چڑھا ہوا اور کھجور میں سے اس کے گابھے خوشے میں جھکے ہوئے اور باغ انگوروں کے اور زیتون انار کے ملتے جلتے اور نہ ملتے جلتے دیکھو اس کے پھل کو جب وہ پھل لاوے اور اس کے پکنے کو۔ یقیناً اس میں نشان ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں''۔ (سورۃ انعام)

تمام قسم کے پھل، سبزیاں، اناج، باغ اور روئیدگیاں جو اگتی ہیں وہ مٹی میں ہی اگتی ہیں۔ ہر زمین کی الگ الگ خاصیت ہے۔ کہیں آم زیادہ اگتے ہیں، کہیں سنگترہ مالٹا وغیرہ زیادہ اگتے ہیں۔ کہیں اناج وغیرہ زیادہ اگتے ہیں اور بعض زمینیں ایسی بھی ہیں جو کچھ بھی نہیں اگاتیں۔ ایسی زمینوں کے بارہ میں سائنسدان تجربہ کرتے ہیں اور جو جو اس میں کمی ہوتی ہے وہ دوائیوں اور کھاد وغیرہ استعمال کر کے پوری کی جاتی ہے۔ جس سے وہ زمینیں فصلیں وغیرہ اگانے کے قابل ہوتی ہیں۔ پھر ان فصلوں کو کاٹنے گہانے اور بیج میں سے دانہ نکالنے اور بعض فصلوں کو بونے کے لئے مشینری وغیرہ استعمال ہوتی ہے جیسے ٹریکٹر، کمبائن وغیرہ جو سائنسدانوں نے ایجاد کی ہیں۔ پھر ان فصلوں کو اگانے اور نشوونما پانے کے لئے پانی کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ آسمان سے اتارتا ہے اور زمین سے بھی نکلتا ہے۔ پھر اس زمین مٹی کو بنانے والا بھی تو خدا ہی ہے اگر یہ زمین مٹی نہ ہوتو فصلیں وغیرہ کہاں سے پیدا ہوں اور کہاں سے ہم اناج پھل سبزیاں وغیرہ حاصل کرسکیں جو انسان کے نشوونما اور زندگی کے لئے بہت ضروری ہیں۔ پس ایگریکلچر کا علم بھی خدا تعالیٰ کے مندرجہ بالا قول کو پورا کرتا ہے جو اس کا فعل ہے۔

پھر خدا تعالیٰ کا قول، پیشگوئی فرمان ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ ریل گاڑی، ہوائی جہاز، بحری جہاز چھاپہ خانہ وغیرہ وغیرہ ایجاد ہوں گے۔ انہی ہوائی جہازوں، بحری جہازوں، ریل گاڑی، چھاپہ خانہ وغیرہ وغیرہ میں مختلف قسم کی دھاتیں ان کو بنانے میں استعمال ہوتی ہیں۔ پھر ان کو چلانے کے لئے تیل، پٹرول وغیرہ استعمال ہوتا ہے۔ یہ دھاتیں اور یہ تیل پٹرول کہاں سے آتا ہے۔ زمین سے ہی نکلتا ہے۔ جس کو آج انسان نے اپنی کاوش اور سمجھ کے بعد استعمال کے قابل بنایا اور ان سے فوائد حاصل کئے۔

یہ تیل پٹرول اور دھاتیں تو پہلے سے ہی جب سے زمین بنی ہے موجود تھا۔ لیکن ان کا استعمال آج کے دور میں ہی ہو رہا ہے۔ پس سائنس کے علم کے ذریعہ ترقی کر کے خدا تعالیٰ کے قول کو فعل میں بدلا۔

پھر سائنس آف اریگیشن ہے۔ (Science of Irrigation) خدا تعالیٰ کا قول ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ سمندر دریا پھاڑے جائیں گے۔ چنانچہ سائنس نے ترقی کی اور سمندروں اور دریاؤں سے نہریں نکالی گئی ہیں جو فصلوں کو سیراب کرتی ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کا قول فعل میں بدلا کہ سمندر اور دریا پھاڑے جائیں گے۔ نہر سویز اور نہر پانامہ دو سمندروں کو ملاتی ہیں جبکہ دریاؤں سے بہت سی نہریں نکالی گئی ہیں جو آج آپ دیکھ رہے ہیں۔

مٹی کی بظاہر کوئی اہمیت نہیں۔ اگر کپڑوں کو لگ جائے تو انسان کئی دفعہ جھاڑتا ہے اور کوئی بھی سائنسدان آج تک مٹی نہیں بنا سکا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے ہاں اس کی بہت اہمیت ہے۔ لوہا، سونا، چاندی، پانی، تیل، پٹرول وغیرہ جس سے گاڑیاں اور ہوائی جہاز چلتے ہیں وہ مٹی یعنی زمین سے ہی نکلتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور معدنیات بھی۔ جن کے استعمال سے ترقی ہوتی ہے اور انسان فوائد حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ انسان بھی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مٹی کے ذریعہ سے ہی اس کو رزق ملتا ہے یعنی اناج پھل سبزیاں وغیرہ نیز معدنیات جو مٹی میں پیدا ہوتی ہیں۔ انسان ان کو استعمال کرتا ہے۔ اپنی نشوونما اور زندگی کے سامان کرتا ہے۔ ان سبزیوں، اناج اور پھلوں وغیرہ کے استعمال سے خون بنتا ہے۔ خون سے مادہ تولید بنتا ہے جس سے آگے نسل چلتی ہے۔ یہ ہے مٹی سے پیدا کرنے سے مراد۔ ورنہ یہ غلط ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے انسان کا مٹی سے بت بنایا پھر اس میں روح پھونک دی۔ پس انسان کی پیدائش ماں کے پیٹ سے ہی ہوتی ہے۔ جس کا خدا تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے۔

سائنس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت سے اسرار اپنے اپنے وقت پر کھلتے رہے اور آئندہ بھی کھلتے رہیں گے۔ یہ اسرار بندوں کے ذریعہ سے ہی کھلے ہیں اور کھلتے رہیں گے۔ بندے بھی تو خدا تعالیٰ ہی کے ہیں۔ لہٰذا یہ تمام اسرار ایجادات خدا تعالیٰ ہی کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔ کیونکہ اسی نے بندے کو عقل دی اور اس نے استعمال کی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدہ دشوار کا
خوبرویوں میں ملاحت ہے ترے اس حسن کی
ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس ترے گلزار کا

بعض لوگ تو خدا تعالیٰ پر اعتراض کرنے سے باز نہیں آتے جو ان کا بھی رب ہے۔ ایک شخص نے اعتراض کیا یا اللہ یہ جو تیری کائنات ہے اس میں فلاں فلاں نقص ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کائنات میں نقص نہیں وہاں چلے جاؤ یہ بھی خدا کے واحد ہونے کا ثبوت بھی ہے۔

بگ برادر

بگ برادر برطانوی ناول نگار، جارج آرویل کے مشہور ناول ''نائنٹین ایٹی فور'' کا ایک کردار ہے۔ یہ ناول 1949ء میں طبع ہوا اور انگریزی کے بہترین ناولوں میں شمار ہوتا ہے۔ اب تک باسٹھ زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ حتیٰ کہ اب ملک کی قومی سلامتی اور خفیہ سرگرمیوں کا معاملہ ہو، تو نائنٹین ایٹی فور کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔

ناول میں بگ برادر ریاست اوشنیا کا طاقتور آمر ہے۔ اس ریاست میں مطلق العنانیت اپنے عروج پر ہے۔ اوشنیا میں حکومت بنیادی طور پر ٹیلی سکرینوں کے ذریعے ہر شہری کی کڑی نگرانی کرتی ہے۔ شہریوں کو مسلسل یہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ بگ برادر تم پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ (Big Brother is watching you)۔ یہ ملک میں پروپیگنڈے نظام کا بنیادی ''سچ'' ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چہرے مہرے سے بگ برادر جوزف سٹالن یا لارڈ کچنر سے ملتا جلتا ہے۔

ناول میں یہ بات واضح نہیں کہ بگ برادر کوئی ذی حس ہے یا ریاست نے کوئی کردار تراش لیا ہے۔ تاہم ایک جگہ سرکاری پارٹی کا راہنما، او برائن ناول کے ہیرو ونسٹن سمتھ کو بتاتا ہے کہ بگ برادر کبھی نہیں مرسکتا۔ اس بات سے ظاہر ہے کہ وہ اوشنیا میں حکومت کرنے والی مطلق العنان جماعت کا انسانی روپ ہے۔ اوشنیا میں کسی نے بگ برادر کو نہیں دیکھا۔ بس اس کا چہرہ ہورڈنگوں یا ٹیلی سکرینوں پر نظر آتا ہے۔

اگرچہ سرکاری پروپیگنڈے میں بگ برادر کو بحیثیت انسان پیش کیا جاتا ہے جو برسر اقتدار پارٹی کے بانیوں میں شامل ہے۔ تاہم اس کی عمر کیا ہے، یہ کوئی نہیں جانتا۔ 1984ء میں جب وہ اشتہاری ہورڈنگوں پر نمودار ہوا تو پینتالیس برس کا مرد نظر آتا ہے مگر سرکاری پارٹی کا دعویٰ ہے کہ وہ سن تیس کے عشرے سے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے رہا ہے۔ ظاہر ہے، یہ دونوں باتیں متناقض ہے۔

ایک برطانوی مؤرخ، انھونی ہے، برگس کا دعویٰ ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران بذریعہ خط کتابت تقسیم دینے والی ایک کمپنی پینٹیس کے اشتہاری بورڈنگ دیکھ کر آرویل کے ذہن میں بگ برادر کا کردار تخلیق ہوا۔ ان ہورڈنگوں میں کمپنی کے ہمدرد مالک، بینٹ کو دکھایا گیا تھا جو طلباء کو راہنمائی دینے کی پیشکش کرتا ہے۔ اس کا نعرہ تھا مجھے اپنا باپ بننے دو۔ جب وہ مرا تو کمپنی اس کے بیٹے نے سنبھال لی۔ اس کا چہرہ کچھ جارحانہ خدوخال رکھتا تھا اور اس نے ہورڈنگوں پر یہ نعرہ لکھوایا مجھے اپنا بڑا بھائی بننے دو۔

ماہرین کے نزدیک بگ برادر کی نظریاتی بنیادیں لیو ٹالسٹائی کے مشہور ناول، جنگ اور امن (وار اینڈ پیس) پر بھی استوار ہیں۔ پھر جب آرویل نے ناول لکھا، تو دنیائے سیاست پر بڑی طاقتور شخصیات حکمرانی کر رہی تھیں۔ ان میں ونسٹن چرچل، روزویلیٹ، ہٹلر اور جوزف سٹالن نمایاں ہیں۔ خصوصاً سٹالن نے ہیرو جیسا روپ دھار کر اپنے گرد مرید اکٹھے کر لئے تھے۔ ان سبھی نے ناول نگار کی فکر پر اثرات مرتب کئے۔

آج بگ برادر کی اصلاح ان راہنماؤں یا حکومتوں کے لئے استعمال ہوتی ہے جو حد سے بڑھ کر شہری نگرانی کو اپنا شعار بنالیں یا آمریت کی طرف مائل ہو جائیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ

❁ تحریک جدید کا سال 31/اکتوبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے۔ جس کے پیش نظر تحریک جدید کی خدمت میں خلوص اور لگن سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعود کا ایک ارشاد ان دنوں پیش نظر رکھا جائے فرمایا:۔

''میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرواپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کرو اور ایسی عادت نہ ڈال لو کہ جس کام کو اختیار کرو اسی طرح کرو جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں ''تخت یا تختہ''

(مطالبات نیا ایڈیشن صفحہ 153)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس جوش و جذبہ سے خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت

❁ مکرم محمود احمد انور صاحب ابڑو نائب امیر ضلع لاڑکانہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حیدر علی صاحب انور آباد ضلع لاڑکانہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ سکھر کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ 3/اگست 2011ء کو ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام دانیال احمد طاہر تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم انور حسین صاحب ابڑو شہید کا نواسا ہے۔ احباب سے زچہ و بچہ کی صحت وسلامتی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

❁ مکرم صوبیدار (ر) محمد رفیق بھٹی صاحب دارالفضل غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ حبیبہ شمیم صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم جاوید احمد صاحب ولد مکرم فیض احمد صاحب اعوان احمد نگر مورخہ 4 جولائی 2011ء کو 35 ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد طاہر شیراز صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ مورخہ 9 جولائی 2011ء کو بارات احمد نگر سے ربوہ آئی اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقع پر بھی مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں فریقین کیلئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ مغل پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ناظر احمد سلیم صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ 2/اگست 2011ء کو 65 سال کی عمر میں ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ نے چار لڑکوں جن میں بڑا بیٹا محمود احمد تقریباً 14 سال کا تھا کی وفات پر انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا اور خدا کی رضا پر راضی رہیں۔ اب تین بیٹیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اولاد والی ہیں۔ مکرمہ فرح شریف صاحبہ ڈسکہ میں، مکرمہ طلعت فخر صاحبہ چک چٹھہ ضلع حافظ آباد میں اور مکرمہ رفعت ناصر صاحبہ دارالیمن شرقی ربوہ میں ہیں۔ مرحومہ کے خاوند مکرم ناظر احمد سلیم صاحب نے بہترین خاوند ہونے کا حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے۔ تدفین عام قبرستان ربوہ میں ہوئی۔ احباب سے مرحومہ کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری بہن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ سیکرٹری خدمت خلق لجنہ اماء اللہ طاہر آباد غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کے شوہر مکرم نور احمد قمر صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب مرحوم طاہر آباد غربی ربوہ مورخہ 27 جون 2011ء کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں 44 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ 28 جون کو حلقہ کی بیت الطاہر میں نماز جنازہ نماز عصر کے بعد مکرم سید عبداللطیف صاحب صدر حلقہ نے پڑھائی جس میں بڑی کثرت سے احباب جماعت شامل ہوئے۔ بعد میں عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی صدر صاحب نے ہی کرائی۔ مرحوم سے میری شادی 1987ء میں ہوئی تھی۔ خدا کے فضل سے گھر میں میرے اور بچوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ خصوصاً بچوں کی تعلیم وغیرہ کے معاملہ میں پوری نگرانی کرتے تھے۔ مرحوم چند دن بیمار رہ کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مرحوم کے والد محترم کچھ عرصہ پہلے فوت ہو گئے تھے مرحوم کے دادا مکرم بشیر احمد صاحب آف دھار ووالی ضلع گورداسپور عمر تقریباً 100 سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ آمین۔ مرحوم نے اپنے پیچھے خاکسارہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں بڑی بیٹی شادی شدہ ہے باقی سارے بچے زیر تعلیم ہیں ان کے علاوہ تین بھائی اور 4 بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ وناصر ہو اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم مبشر احمد صاحب ترکہ

مکرم محمد عنایت صاحب)

❁ مکرم مبشر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد عنایت صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 18/5 محلہ دارالبرکات برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرم نعیم احمد صاحب، مکرم نسیم احمد صاحب اور مکرمہ نبیلہ فردوس صاحبہ اپنا حصہ لینا چاہتے ہیں دیگر ورثاء مکرم مبشر احمد صاحب کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم نعیم احمد صاحب (بیٹا)

2۔ مکرم نسیم احمد صاحب (بیٹا)

3۔ مکرم کبیر احمد صاحب (بیٹا)

4۔ مکرم کلیم احمد صاحب (بیٹا)

5۔ مکرم عبدالحی عامر صاحب (بیٹا)

6۔ مکرم عبدالہادی صاحب (بیٹا)

7۔ مکرم عبدالودود صاحب (بیٹا)

8۔ مکرم مبشر احمد صاحب (بیٹا)

9۔ مکرمہ شکیلہ ممتاز صاحبہ (بیٹی)

10۔ مکرمہ نبیلہ فردوس صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے

❁ مکرم زاہد احمد صاحب ابن بشیر احمد صاحب وصیت نمبر 73863 اوران کی اہلیہ مکرمہ ثمینہ کنول صاحبہ وصیت نمبر 73864 نے 2008ء میں مکان نمبر 273/12 محلہ دانش پورہ نزد درگاہ سمندری سے ضلع فیصل آباد سے وصیت کی۔ جس کے بعد موصیان کا دفتر سے کوئی رابطہ نہ ہے۔ سمندری فیصل آباد سے اطلاع موصول ہوئی کہ موصیان ربوہ شفٹ ہو گئے ہیں۔ اگر موصیان خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

❁ مکرم ملک وہاب اللہ صاحب ولد مکرم ملک داؤد احمد صاحب وصیت نمبر 75213 نے مورخہ 8 مارچ 2011ء کو D-382 فیصل ٹاؤن لاہور سے وصیت کی تھی جس کے بعد موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

❁ مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع گجرات کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

❁ مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع راولپنڈی اور اسلام آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

❁ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

❁❁❁❁❁❁

آئرلینڈ کے پہلے مربی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایت پر مکرم رشید احمد ارشد صاحب پہلے مربی سلسلہ کے طور پر 15/اگست 1988ء کو لندن سے آئرلینڈ پہنچے اور ابتداء میں محمد حنیف صاحب صدر جماعت آئرلینڈ کے ہاں قیام کر کے نماز جمعہ اور دیگر نمازوں کے باجماعت قیام کا اہتمام کیا۔ منتخب احادیث نبوی ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباسات کا آئرش زبان میں ترجمہ کروایا اور مرکزی ہدایت کے تحت مشن ہاؤس کے لئے مکان کی تلاش شروع کر دی۔ چنانچہ گالوے (Galway) میں ایک عمارت 32 ہزار پاؤنڈ میں خریدی گئی اور 26 جنوری 1989ء کو مربی سلسلہ نئے مشن ہاؤس میں منتقل ہو گئے۔

عشرہ تعلیم القرآن

مورخہ 19 تا 28 اگست 2011ء عشرہ تعلیم القرآن منانے کا پروگرام ہے۔

تمام امراء، صدران وسیکرٹریانِ تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسبِ پروگرام عشرہ تعلیم القرآن منائیں۔اس کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دورانِ عشرہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فردِ جماعت روزانہ ایک پارہ تلاوت کرے۔ حسبِ استطاعت قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھے۔خطبہ جمعہ میں بھی قرآن کریم کے فضائل و برکات کا تذکرہ کیا جائے۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ جو افراد ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے۔ان کی معین فہرست تیار کرکے ان کو قرآن پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔

☆ رمضان المبارک کے مہینہ میں رمضان اور قرآن کی برکتوں سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت کو ناظرہ قرآن کریم کا کم ازکم ایک دور مکمل کرنے کی طرف ضرور توجہ دلائیں۔

نیز احباب کو ترجمۃ القرآن پڑھنے کی بھی تلقین کریں اور ترجمہ قرآن کا مکمل دور کرنے والوں کی رپورٹ بھی ارسال کریں۔

☆ دورانِ عشرہ عہدیداران گھروں کا دورہ کر کے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فردِ جماعت (تمام تنظیموں کے ممبران) روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کرکے ان کو روزانہ تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ جماعتیں پروگرام عشرہ قرآن پر عمل کرکے اس کی رپورٹ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

درخواست دعا

مکرم عامر احمد طارق صاحب کارکن وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم صاحبزادہ باسل احمد خان صاحب کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی صائمہ بیگم صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مصطفی احمد خان صاحب کو برین ہیمبرج ہوا ہے اور ہسپتال میں داخل ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابتدائی رپورٹ کے مطابق کوئی پیچیدگی سامنے نہیں آئی۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر طرح کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے آمین۔

اطاعت وقربانی کی روح

تحریک جدید کا اجراء فرمانے پر جماعت نے جو ایمان افروز لبیک کا مظاہرہ کیا۔اس کا اظہار حضرت مصلح موعود نے یوں فرمایا۔

’’میں نے نوجوانوں کو پکارا کہ وہ آگے آئیں بغیر اس کے کہ کوئی خاص تعداد میرے ذہن میں متحضر ہو جماعت کے نوجوانوں نے دلیری سے آگے بڑھ کر میری اس آواز پر لبیک کہا پھر میں نے جماعت کے آسودہ حال لوگوں کو پکارا کہ وہ اپنے روپوں کو پیش کردیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود اس کے کہ میں نے کل 27 ہزار کا مطالبہ کیا تھا اور وہ بھی تین سال میں مگر جماعت نے پہلے ہی سال ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ پیش کر دیا اور تین سال میں بجائے 27 ہزار کے چار لاکھ کے قریب جمع کر دیا اور جوں جوں یہ کام وسیع ہوتا جاتا ہے اس کی اہمیت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ظاہر ہوتی جاتی ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 28 نومبر 1944ء)

بفضل خدا تحریک جدید کے دائرہ کار میں ہر سال اضافہ ہوجاتا ہے اور جماعتیں ماشاءاللہ اسی کے مطابق لبیک کہتی ہیں۔عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ ہر سال جماعت میں اس روح کو قائم رکھنے کیلئے کوشاں اور جویاں رہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت کے تقاضے کے مطابق اپنے محبوب امام کی خدمت میں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق مرحمت فرماتا رہے۔(وکیل المال اول تحریک جدید)

داخلہ انٹرمیڈیٹ کلاسز

ترمیم شدہ شیڈیول (ایوننگ کلاسز)

(مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول)

نظارت تعلیم کے ادارہ مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول میں شام کے اوقات میں نئے سال کی انٹرمیڈیٹ کلاسز کا اجراء کیا جارہا ہے ان کلاسز میں تین گروپس پری میڈیکل گروپ، پری انجینئرنگ گروپ، آئی سی ایس میں داخلہ کیا جائے گا۔

☆ داخلہ فارم مورخہ صبح 8 تا 11 بجے تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

☆ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17/اگست 2011ء دوپہر گیارہ بجے تک ہے۔

☆ میرٹ لسٹ مورخہ 21/اگست 2011ء دوپہر 12 بجے آویزاں ہوگی۔

☆ واجبات مورخہ 22 تا 25/اگست ایک بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے۔

☆ آغاز تدریس مورخہ 4 ستمبر 2011ء سے ہوگا۔ (نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن لکھتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم محمد رشید صاحب ابن مکرم محمد حنیف طاہر صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔حال جرمنی 23 جولائی 2011ء کو جگر کے کینسر کی وجہ سے ساڑھے 37 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پاگئے۔27 جولائی کو نماز ظہر وعصر کے بعد خاکسار نے ناصر باغ گیروس گیراؤ (جرمنی) میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور گیروس گیراؤ قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مکرم محمد رشید صاحب نے میٹرک پاس کرنے کے بعد 8/9 ماہ مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ بعدازاں پاکستان نیوی میں ملازمت اختیار کی۔کچھ عرصہ قبل بیماری کی وجہ سے نیوی سے فراغت حاصل کر چکے تھے۔ربوہ تعلیم کے دوران اپنے محلّہ میں اطفال اور خدام کے مختلف شعبہ جات میں خدمات انجام دیتے رہے۔اسی طرح سروس کے دوران کراچی میں بھی خدام الاحمدیہ کے شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔تقریباً سوا سال سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے۔آپ نے بیماری کا تمام عرصہ بڑے صبر وتحمل اور ہمت کے ساتھ گزارا۔کسی بھی لمحہ مایوسی کا اظہار نہیں کیا۔نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، نظام جماعت اور خلافت کے اطاعت گزار اور دعوت الی اللہ کا شوق رکھنے والے با وفا انسان تھے۔مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے اور اپنی زندگی میں وصیت کا تمام حساب صاف کر چکے تھے۔آپ تین بہنوں مکرمہ محمودہ سہیل صاحبہ اہلیہ مکرم سید سہیل ظہور صاحب مقیم جرمنی، مکرمہ آصفہ ظہور صاحبہ اہلیہ خاکسار اور مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ کے اکلوتے بھائی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ عطیہ رشید صاحبہ کے علاوہ تین بچے عزیزم علی بعمر 8 سال، عزیزہ عائلہ بعمر 6 سال اور عزیزم سلمان بعمر ڈیڑھ سال یادگار چھوڑے ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور احسان سے مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد زاہد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جاپان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار تھا اور لمبا عرصہ ہسپتال میں داخل رہا۔19 جولائی کو آپریشن کے ذریعہ پیس میکر ڈال دیا گیا ہے۔30 جولائی کو خاکسار ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آ گیا ہے۔طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

ربوہ میں سحر وافطار 15۔اگست

انتہائے سحر	4:04
طلوع آفتاب	5:30
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	6:55

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی-/120 روپے بڑی-/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

ہر فرد۔ہر عمر۔ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصٰی چوک ربوہ گلی عامر کلریب: 0344-7801578

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211524
0336-7060580 طالب دعا: تنویر احمد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
ضلع حافظ آباد میں خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ جدید ہسپتال کا آغاز ہو گیا ہے۔الحمدللہ
Required Doctors
M.B.B.S, F.C.P.S
Gynaecologist Pediatation
(Full Time/ Part Time)
ناصر میڈیکل کمپلیکس
جلال پور روڈ حافظ آباد فون
0547-522391-422991
0333-8073391

FR-10